تعلیق 15[1]

"جماعت"
قلب کی سلامتی، ایمان کی فصیل

متن میں ابن تیمیہ کی ذکر کردہ حدیث۔ تین عظیم اعمال کی جانب راہنمائی:

ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأُمُورِ وَلُزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ؛ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ

(رواه أحمد 13350، وابن ماجة 3056، وصححه الالبانی عن زيد بن ثابت)

تین باتیں ایسی ہیں کہ ان کا پابند مسلمان دل کا پاپی نہیں رہتا: عمل کو خالص اللہ کے لیے کرنا۔ اولیاء الامور کی خیر خواہی۔ اور مسلمانوں کی جماعت سے وابستگی۔ کیونکہ مسلمانوں کا بول ان کی پشت سے محیط ہے"۔

مسلمانوں کی "جماعت" کا حصہ بن کر رہنا دل کی پاکیزگی ہے۔ یہاں کیا جانے والا صبر ایک ایمانی فصیل کھڑی کرتا ہے۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اس پر کلام فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

وَقوله وَلُزُوم جَمَاعَتهمْ هَذَا ايضا مِمَّا يطهر الْقلب من الغل والغش فَإِن صَاحبه للزومه جمَاعَة الْمُسلمين يحب لَهُم مَا يحب لنَفسِهِ وَيكرهُ لَهُم مَا يكره لَهَا ويسوؤه مَا يسوؤهم ويسره مَا يسرهم وَهَذَا بِخِلَاف من انحاز عَنْهُم واشتغل بالطعن عَلَيْهِم وَالْعَيْب والذم لَهُم كَفعل الرافضة والخوارج والمعتزلة وَغَيرهم فَإِن قُلُوبهم ممتلئة نحلا وغشا وَلِهَذَا تَجِد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا: "اور یہ کہ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑے"... یہ بھی مسلمان کے دل کو پاپی اور خائن ہونے سے پاک رکھنے والی چیز ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے والے کا مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رہنے کے ناطے؛ یہ شیوہ ہو گا کہ ان کے لیے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے اور ان کے لیے وہی چیز ناپسند کرے جو وہ اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔ مسلمانوں کی پریشانی اس کی پریشانی ہوتی ہے اور مسلمانوں کی خوشی اس کی خوشی۔ برخلاف اس شخص کے جو مسلمانوں کے ساتھ اپنی جانبداری ختم کرلے اور مسلمانوں کو کوسنے، مسلمانوں کے عیب نکالنے اور ان کو مذموم ٹھہرانے

[1] ابن تیمیہ کے متن میں دیکھئے فصل اول، حاشیہ 15

الرافضة ابعد النَّاس من الاخلاص اغشهم للائمة والامة واشدهم بعدا عَن جمَاعَة الْمُسلمين فَهَؤُلَاءِ اشد النَّاس غِلاًّ وغِشّاً بِشَهَادَة الرَّسُول والامة عَلَيْهِم وشهادتهم على انفسهم بذلك فانهم لايكونون قطّ الا اعوانا وظهرا على اهل الاسلام فاي عَدو قَامَ للْمُسلمين كَانُوا اعوان ذَلِك الْعَدو وبطانته وَهَذَا امْر قد شاهدته الامة مِنْهُم وَمن لم يُشَاهد فقد سمع مِنْهُ مَا يصم الاذان ويشجي الْقُلُوب۔

وَقَوله فَإِن دعوتهم تحيط من ورائهم هَذَا من احسن الْكَلَام وأوجزه وافخمه معنى شبه دَعْوَة الْمُسلمين بالسور والسياج الْمُحِيط بهم الْمَانِع من دُخُول عدوهم عَلَيْهِم فَتلك الدعْوَة الَّتِي هِيَ دَعْوَة الاسلام وهم داخلونها لما كَانَت سورا وسياجا عَلَيْهِم اخبر ان من لزم جمَاعَة الْمُسلمين احاطت بِهِ تِلْكَ الدعْوَة الَّتِي هِيَ دَعْوَة الاسلام كَمَا احاطت بهم فالدعوة تجمع شَمل الامة وتلم شعثها وتحيط بهَا فَمن دخل فِي جماعتها احاطت بِهِ وشملته

(مفتاح دار السعادة 1: 72)

کی راہ چل پڑے۔ یہ وجہ ہے کہ آپ رافضہ کو اخلاص سے سب زیادہ محروم طبقہ پائیں گے اور مسلم سربراہوں اور مسلم امت کے ساتھ سب سے زیادہ غدر اور خیانت کرنے والا دیکھیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی شہادت پھر امت کی شہادت کی رُو سے، بلکہ خود اپنی شہادت کی رُو سے یہ ہمیشہ اہل اسلام کے خلاف ہی (کافروں کے) مددگار اور سہارا بننے والے لوگ ہیں۔ مسلمانوں کا جو بھی دشمن اٹھے یہ ان کے دست و بازو اور ان کے ہمدم بنیں گے۔ امت ان کا یہ کردار دیکھ چکی ہے۔ جس نے خود نہیں دیکھا وہ ان کے اس کردار کی بابت وہ کچھ سن چکا ہے جسے کان سننے اور دل برداشت کرنے کا متحمل نہیں۔

پھر فرمایا: "ان کا بول ان کی پشت سے محیط ہے"۔ یہ ایک نہایت خوبصورت، بلیغ اور شاندار بات فرمائی۔ چنانچہ یہاں "مسلمانوں کی وحدت و شوکت" کو ایک فصیل یا ایک شہرپناہ سے تشبیہ دی جس نے ان کو پوری طرح گھیر رکھا ہے اور وہ دشمن کے ان پر گھس آنے سے اِن کا پورا تحفظ کر رہی ہے۔ مسلمانوں کا کلمہ یا مسلمانوں کا بول، جو کہ اسلام ہے، اور یہ اس کے احاطے میں آئے ہوئے ہیں، جب وہ اِن کے لیے ایک فصیل یا ایک شہرپناہ ہے، تو فرمایا: جو شخص اِس جماعۃ المسلمین کو لازم پکڑے گا تو مسلمانوں کا یہ کلمہ (مسلمانوں کی وحدت و شوکت) اُسے اپنے حصار میں لے لے گی جس طرح وہ باقی جماعتِ اسلام کو اپنے حصار میں لیے ہوئے ہے۔ پس ان کا یہ کلمہ امت کا شیرازہ جمع کرتا اور اس کی وحدت کا ذریعہ بنتا ہے اور اس کے لیے حفاظتی فصیل کا کام دیتا ہے۔ لہٰذا جو ان کی جماعت میں داخل ہو جائے وہ اسے اپنی آغوشِ تحفظ میں لے لیتی اور اپنے شیرازہ میں ضم کر لیتی ہے۔